82077 ـ حج اور عمرہ میں بال کٹوانے اور منڈوانے کی جائز حد

سوال

میں نے رمضان المبارک میں عمرہ کیا اور اپنے بال ایک بار آگے سےاور ایک بار پیچھے اور دائیں بائیں سے کٹوائے... کیا میرا عمرہ صحیح ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

علماء کرام کے ہاں اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سارا سر منڈانا بال چھوٹے کرانے سے بہتر اور افضل ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا سر منڈانا ثابت ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار اور بال چھوٹے کرانے والوں کے لیے ایک بار دعا فرمائی ہے.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (18 / 98).

اس میں اختلاف ہے کہ بال منڈانے اور چھوٹے کرانے کی جائز حد کیا ہے، چنانچہ مالکی اور حنبلی کہتے ہیں کہ سر کا کچھ حصہ منڈانا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سارا سر منڈایا تھا، تو یہ منڈانے میں مطلقا امر کی تفسیر ہے، اس لیے اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے.

اور حنفی یہ کہتے ہیں کہ سر کا کچھ حصہ منڈانا جائز ہے، لیکن اگر سر کا چھوتھائی حصہ سے بھی کم منڈائے تو پھر کافی نہیں ہوگا.

اور شافعی حضرات کہتے ہیں کہ: اس میں کم از کم تین بار مونڈنے یا چھوٹے کرانی کی حد ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" سر کے سارے بال منڈانے یا چھوٹے کرانے لازم ہیں، اور اسی طرح عورت بھی، امام احمد نے یہی بیان کیا ہے، اور امام مالک کا قول بھی یہی ہے، اور امام احمد سے مروی ہے کہ اس کا بعض حصہ کفائت کرے گا...

اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تین بال چھوٹے کرانے بھی کفائت کر جائینگے، اور ابن منذر نے یہ اختیار کیا ہے کہ اتنا بال چھوٹے کرانے کافی ہونگے جسے قصر کا لفظ دیا جاتا ہو، اس میں ہماری دلیل ارشاد باری تعالی ہے:

تم اپنے سروں کو منڈانے والے، اور بال چھوٹے کرانے والے .

اور یہ سارے سر کو عام ہے، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مطلق امر کی تفسیر کرتے ہوئے اپنا سارا سر ہی منڈوایا تھا، اس لیے اس کی طرف رجوع کرنا واجب ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 196).

اور مالکی فقہ کی کتاب " التاج والاکلیل " میں ہے:

" اور جو شخص بھی اپنا سر منڈائے یا بال چھوٹے کروائے تو وہ سارے سر کے کروائے، اور اس میں کچھ بالوں پر اقتصار کرنا کافی نہیں ہوگا " انتہی.

دیکھیں: التاج والاکلیل (4 / 181).

بلاشك و شبہ یہ قول زیادہ محتاط اور احوط ہے، اور یہ کہ آگے اور پیچھے اور دائیں بائیں سے کچھ بال لے کر کاٹنے پر اقتصار کرنا صحیح نہیں جیسا کہ آپ نے کیا تھا.

دوم:

جس شخص نے صرف اپنے کچھ بال کاٹے تو اس کی حالت کو دیکھا جائیگا کہ:

اگر تو اس نے ایسا اہل علم میں سے کسی کے فتوی دینے کی بنا پر کیا ہے تو اس پر کچھ لازم نہیں آئیگا.

اور اگر اس نے خود ہی ایسا کیا ہے تو اس کا یہ فعل جائز نہیں، اور وہ احرام کی حالت میں ہی باقی ہے وہ حلال نہیں ہوا، اس کے لیے لازم ہے کہ اب وہ سلا ہوا لباس اتار کر سر کے سارے بال یا تو چھوٹے کروائے یا پھر سارا سر منڈائے، تو اس طرح وہ احرام سے حلال ہو گا، اور اس مدت میں جہالت کی بنا پر اس نے جو کچھ احرام کی ممنوعات پر عمل کیا ہے اس پر کچھ نہیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے عمرہ کرنے کے بعد ایك طرف بال چھوٹے کروائے اور پھر وہ اپنے اہل و عیال کے پاس چلا گیا تو اسے علم ہوا کہ اس کا فعل صحیح نہیں تھا، تو اس کے ذمہ کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو اس نے ایسا جہالت کی بنا پر کیا ہے تو وہ اپنا سلا ہوا لباس اتار کر (احرام پہن لے) یا تو اپنا سارا سر منڈائے، یا پھر پورے سر کے بال چھوٹے کروائے، اور اس نے جو کچھ کیا ہے وہ معافی کی جگہ ہوگا کیونکہ وہ جاہل تھا، اور یہ شرط نہیں کہ مکہ میں ہی بال چھوٹے کروائے جائیں اورسر منڈایا جائے، بلکہ مکہ میں ہو سکتا ہے اور کہیں اور بھی.

لیکن اگر اس کا یہ عمل علماء میں سے کسی کے فتوی کی بنا پر تھا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اگر تمہیں علم نہیں تو پھر اہل علم سے دریافت کرو النحل (43).

اور بعض علماء کرام سر کے کچھ حصہ کے بال کٹوانے کی رائے رکھتے ہیں " انتہی.

اللقاء الشھری نمبر (10).

واللہ اعلم .